اسلام کے حق میں راے عامہ ہموار نہیں کی جاتی ہے۔ انھوں نے یہ بات اس وقت کہی تھی جب ڈش انٹینا اور ٹیلی ویژن نہیں تھا۔ جب جٹ ہوائی جہاز نہیں تھا اور پلک جھپکنے میں ایک خبر دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک نہیں پہنچتی تھی۔ یہ اس وقت کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا جب انھوں نے خداداد بصیرت کے تحت یہ فرمایا تھا: مستقبل کے چیلنج اور عالمی اسلامی انقلاب کے پیش نظر عالمی راے عامہ کی تشکیل کی اہمیت آج کل سے زیادہ ہے بلکہ ناگزیر ہے۔

خدا کی نصرت

آخری بات جو میں سمجھتا ہوں کہ ضروری ہے اور جو ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے اور جس کے بغیر کوئی کام نہیں ہوسکتا، وہ ہے: لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں پوری کوشش کرنی ہے لیکن قوت صرف اللہ کے پاس ہے اور اس کی مدد کے بغیر کوئی معرکہ سر نہیں ہوسکتا۔ لوگوں کے دل اس کے ہاتھ میں اس طرح ہیں کہ جس طرح دو انگلیوں کے درمیان ہوں۔ وہ چاہے تو پلک جھپکنے میں لوگوں کے دل پلٹ سکتا ہے۔ لیکن ہمیں اپنے حصے کی پوری محنت کرنا ہے۔

> فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ص وَ مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰی ج (الانفال ۸:۱۷) پس حقیقت یہ ہے کہ تم نے انھیں قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے ان کو قتل کیا اور اے نبیؐ، تو نے نہیں پھینکا بلکہ اللہ نے پھینکا۔

درحقیقت کام کرنے والی ذات وہی ہے، ہم تو صرف بہانہ ہیں۔ لیکن اس بہانے کو اپنی پوری قربانی، جدوجہد، اجتہاد، جہاد، وسعتِ نظر، وسعتِ قلب اور اس شعور اور ادراک سے کرنا ہے کہ یہ ہمارا خواب ہے اور اس خواب کی تعبیر ہم ہیں۔ اگر عرب کے بدو اور چرواہے دنیا کے امام بن سکتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ آج ہزاروں لاکھوں لوگ جو اسلام کی پکار پر جمع ہو چکے ہیں وہ دنیا کے امام نہ بن سکیں۔ یہ دروازہ کھلا ہوا ہے اور منتظر ہے کہ کب ہم اس میں داخل ہوں۔ میری نظر میں یہ وہ صفات ہیں جن کے بغیر اس عظیم الشان چیلنج کا جواب نہیں دیا جاسکتا جو آج ہمارے دروازے پر دستک دے رہا ہے۔ (کیسٹ سے تدوین: امجد عباسی)

اسلام کی غلط تعبیر

شعیب ادریس

زیرِنظر مضمون ایک مسلم امریکی این جی او آزاد مسلم کولیشن (Free Muslim Coalition) کی ویب سائٹ سے لیا گیا ہے۔ یہ این جی او امریکی امداد سے چل رہی ہے اور اسلامی تعبیرات کی امریکی تشریح کرنے میں خاصی مستعد ہے۔ اس کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام کی غلط تعبیرات پھیلائی جا رہی ہیں۔ یہ احساس بھی ہوتا ہے کہ میڈیا کے شعبے میں جو ترقی مغرب نے کی ہے' بدقسمتی سے وہ مسلم ممالک میں نظر نہیں آتی۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کے خلاف پروپیگنڈا عروج پر ہے۔ آج کے عالمی گاؤں میں اسلام کی اصل تعلیمات سے روشناس کرانے کے لیے میڈیا اہم کردار ادا کرسکتا ہے۔ ذیل میں اس مضمون سے ماخوز ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے۔

آج کل پوری مسلم دنیا، خصوصاً عرب ممالک میں جمہوریت کے فروغ کے بارے میں بہت سی باتیں کی جا رہی ہیں۔ امریکا اور مشرق وسطیٰ میں موجود بعض مقامی گروپ بھی اس کام میں شامل ہیں۔ نائن الیون کے سانحے کے بعد اس مثبت تحریک کو مزید تقویت ملی ہے۔ جمہوریت کے فروغ کے حق میں جو بات سب سے زیادہ پیش کی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ عرب ممالک کے عوام کا حکومت میں مؤثر کردار ہی دہشت گردی کے خاتمے میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔

آزاد مسلم کولیشن' مشرق وسطیٰ میں جمہوریت کے فروغ کی پُرزور حمایت کرتی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس بات سے بھی خبردار کرتی ہے کہ اگر مشرق وسطیٰ میں جمہوریت کے فروغ

سے پہلے سیکولرزم کو فروغ نہ دیا گیا اور دہشت گردی کا خاتمہ نہ کیا گیا تو اس کا نتیجہ بنیاد پرست اسلامی ریاستوں کے قیام کی صورت میں بھی نکل سکتا ہے۔ یہ اسلامی ریاستیں بالآخر جمہوریت کی قاتل ثابت ہوں گی۔

اس ضمن میں الجیریا کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ الجیریا میں، جو کہ ایک سیکولر ملک ہے، ۱۹۹۲ء میں جمہوری پارلیمانی انتخابات ہوئے۔ وہاں کے عوام نے اسلامی بنیاد پرستوں کو حکومت کے لیے منتخب کیا۔ باقاعدہ حکومت کے قیام سے قبل ہی چند نئے منتخب نمایندوں نے اعلان کردیا کہ یہ جمہوریت (جس کے بل بوتے پر وہ اسمبلی تک پہنچے تھے) اسلام سے متصادم ہے اور جوں ہی باقاعدہ حکومت کا قیام عمل میں آئے گا، وہ اس جمہوری نظام کو جڑوں سے اکھاڑ پھینکیں گے۔ اس نئے واضح انتہا پسندانہ موقف کی وجہ سے پارلیمنٹ کو تحلیل کر دیا گیا اور ملک مارشل لا کی نذر ہو کر مستقل خانہ جنگی کی لپیٹ میں آ گیا۔

مشرق وسطیٰ میں انتہا پسند اسلامی ایجنڈے کے ہاتھوں ایک سیکولر ملک کے یرغمال بنائے جانے کی یہ کوئی پہلی مثال نہیں ہے۔ ۱۹۷۹ء میں ایران کے اسلامی انقلاب کے بعد بہت سے عربوں نے اسلامی ریاستوں کے قیام پر توجہ مرکوز کی ہے۔ اس کی بنیاد بہت سے مسلمانوں میں پایا جانے والا یہ نظریہ ہے کہ ان کے ممالک کا استحکام، اسلامی ریاستوں کے قیام میں ہی پوشیدہ ہے۔ ان کی نظر میں صرف اسلام ہی انھیں شخصی حکومتوں سے نجات دلا سکتا ہے۔ اس کی واضح مثال عراق ہے جہاں سیکولر اقتدار کے خاتمے کے بعد مذہبی جنونیوں کی طرف سے ایک منظم تحریک کا آغاز کیا گیا تاکہ سیکولر جمہوریت کے بجاے مذہبی حکومت قائم کی جا سکے۔

بدقسمتی سے انتہا پسند مسلمان نہایت کامیابی سے سیکولرزم کی ناکامی کا پروپیگنڈا کرتے ہیں۔ درحقیقت انتہا پسند مسلمانوں کی طرف سے پھیلایا جانے والا یہ گمراہ کن نظریہ کہ مسلمان مکمل طور پر مذہبی نہیں ہیں اور یہ کہ مسلم دنیا کے تمام مسائل کا حل سخت ترین اسلامی قوانین کی طرف لوٹنے میں ہے، جداگانہ اسلامی ریاستوں کے قیام سے زیادہ خطرناک ہے۔

اسلامی ریاستوں کے قیام کے حامیوں کا کہنا ہے کہ ''ہم سرمایہ دارانہ نظام کو دیکھ چکے، ہم نے کمیونزم اور سوشل ازم کو بھی آزما لیا اور یہ تمام نظام ہاے زندگی ناکام ہوگئے، اس لیے اب ہم